
218

آیات نمبر 69 تا 79 میں یوسف علیہ السلام کے کہنے پر اگلے سال غلہ حاصل کرنے کے لئے سب بھائیوں کا دوبارہ مصر آنا۔ واپسی پر تلاشی کے دوران حضرت یوسف کے سگے بھائی کے سامان میں سے ایک پانی کے پیالہ کا برآمد ہونا اور اسے دربار میں روک لئے جانا۔

وَ لَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْٓ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور جب یہ لوگ دوبارہ یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو یوسف علیہ السلام نے اپنے حقیقی بھائی کو اپنے پاس ٹھہرایا اور اس سے کہا کہ میں تمہارا بھائی یوسف ہوں، ہمارے یہ بھائی جو سلوک کرتے رہے ہیں اب اس پر پریشان نہ ہونا ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ پھر جب یوسف نے بھائیوں کی روانگی کے وقت ان کا سامان تیار کر دیا تو ایک پانی پینے کا پیالہ اپنے بھائی کے سامان میں رکھ دیا، پھر جب قافلہ روانہ ہوا تو شاہی خدمتگاروں میں سے ایک نے پکار کر کہا کہ اے قافلہ والو! یقیناً تم ہی چور ہو ﴿٧٠﴾ قَالُوْا وَ اَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّا ذَا تَفْقِدُوْنَ قافلہ والوں نے ان کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ تمہاری کیا چیز گم ہو گئی ہے؟ ﴿٧١﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَ لِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّ اَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ شاہی کارندے نے کہا کہ ہمیں بادشاہ کا پیمانہ نہیں ملتا اور جو اس پیمانہ کو لے کر آئے گا اسے ایک اونٹ کے برابر غلہ انعام میں دیا جائے گا اور میں اس انعام کا ضامن ہوں ﴿٧٢﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَ مَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ وہ کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! تم لوگ جانتے ہو کہ ہم تمہارے ملک

میں فساد کرنے کی غرض سے نہیں آئے اور نہ کبھی چوری کرنا ہمارا شیوہ تھا ﴿٧٣﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ کارندوں نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ثابت ہوئے تو چور کی کیا سزا ہوگی؟ ﴿٧٤﴾ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے کہا کہ جس کے سامان میں سے وہ برتن پایا جائے خود اس کو ہی سزا کے طور پر رکھ لیا جائے كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ہم تو اپنے ہاں ایسے چوروں کو اسی قسم کی سزا دیا کرتے ہیں ﴿٧٥﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ پھر اپنے بھائی سے پہلے باقی بھائیوں کے سامان کی تلاشی لی اور آخر میں اپنے بھائی کے سامان کی تلاشی لے کر اس میں سے پیالہ نکال لیا كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اس طرح ہم نے یوسف علیہ السلام کو وہ تدبیر سکھائی جس سے وہ اپنے بھائی کو اپنے پاس رکھ سکتا تھا ورنہ بادشاہ مصر کے قانون کی رو سے وہ اپنے بھائی کو نہیں روک سکتا تھا سوائے یہ کہ اللہ ہی ایسا چاہے نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ ہم جس کو چاہتے ہیں اس کے درجے بلند کر دیتے ہیں وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ اور ہر صاحب علم کے اوپر اللہ کی ذات موجود ہے جس کا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے ﴿٧٦﴾ قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ اس پر ان بھائیوں نے کہا کہ اگر اس نے چوری کی ہے تو کچھ عجب نہیں، کیونکہ اس کا ایک اور بھائی بھی پہلے چوری کر چکا ہے فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا

لَهُمْ ۚ یہ سن کر یوسف علیہ السلام خاموش ہو گئے اور ان کے سامنے کوئی رد عمل ظاہر نہ کیا قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ لیکن اپنے دل میں کہا کہ تم تو چوروں سے بھی بدتر ہو اور جو الزام تم لگا رہے ہو اس کی حقیقت اللہ خوب جانتا ہے ﴿۷۷﴾ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ ان بھائیوں نے کہا کہ اے عزیز مصر! اس کے والد بہت بوڑھے ہیں، آپ اس کو چھوڑ دیجئے اور اس کی جگہ ہم میں سے کسی ایک کو رکھ لیجئے اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ بے شک ہم دیکھتے ہیں کہ آپ بہت نیک نفس انسان ہیں ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ یوسف علیہ السلام نے کہا کہ اللہ کی پناہ! یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جس کے پاس ہم نے اپنا گمشدہ مال پایا ہے اس کی جگہ کسی اور کو پکڑ لیں، اگر ایسا کیا تو ہم بڑے بے انصاف قرار پائیں گے ﴿۷۹﴾ ع رکوع [۹]